

خیال نہیں رہ سکتا۔ مرزا بھی خیال کی وادی اسی انداز میں طے کرتے ہیں کہ  
واپس نہ آئیں۔ مطلب یہ کہ ہر وقت خیال میں غرق رہتے ہیں۔

۴۔ شرح : تو نے باغ میں ایسی بے حجابیاں شروع کر دی ہیں کہ مجھے  
پھولوں کی خوشبو سے شرم آنے لگی ہے۔

شرم کی وجہ یہ کہ میرے نزدیک تو نکست گل ہی بے حجاب تھی کہ ذرا  
ہوا کی لہراٹھی اور وہ پھول کا پردہ چاک کر کے بے اختیار نکل پڑی، لیکن  
اے محبوب! تیری بے حجابیاں اس پیمانے پر پہنچ گئی ہیں کہ میں جو پھول کی خوشبو  
کو بے حجابی کے طعنے دیا کرتا تھا، اب شرم کے مارے اس کے آگے آکھ نہیں  
اٹھا سکتا۔

۵۔ شرح : میرے دل کی حقیقی کیفیت کسی پر ٹھیک ٹھیک آشکارا

نہیں ہو سکتی تھی۔ مصیبت یہ پیش آئی کہ میں نے اپنے مطلب کے شعر چن چن  
کر جو مجموعہ تیار کیا، اس نے میرا راز فاش کر دیا۔

شاعر کا مقصود یہ ہے کہ انسان کے دل کی جو حالت ہو، اسی کی مناسبت  
سے وہ اشعار کا انتخاب کرتا ہے۔ یہی انتخاب دوسروں کے لیے اس کی اصل  
کیفیت معلوم کر لینے کی کلید بن جاتا ہے۔ اگر اپنے مطلب کے شعر نہ چنے ہوتے  
تو رسوائی کی نوبت نہ آتی

شرح : جب

ہماری زندگی انتہائی

بریں حالت میں

گزری تو ہم کیا یاد

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب

ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

کریں گے کہ ہمارا بھی کوئی خدا تھا۔

دوسرا مصرع پورے کا پورا ایک کہاوت ہے، جو حسن و خوبی سے نظم کر دی